

طاغوت

ادۓ

از مہائے جدید

ماڈرن سمرز

ارشاد باری ہے : وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون . ما اريد منهم من رزق وما اريد ان يطعونن ان الله هو الرزق ذو العزة المتين . اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے (کسی بھی قسم کے) رزق کا مطالبہ نہیں کرتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں پلائیں۔ (بلکہ) صرف اللہ ہی (ہر ایک کا) روزی رسا ہے جو نہایت قوت والا ہے۔ (ذاریات : ۵۶-۵۸)

ولقد بعثنا في كل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطغوت فمنهم من هدى الله ومنهم من حقت عليه الضلالة فيسروا في الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين : اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے (اس کو تم کیسے سمجھو) کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچتے رہو۔ پس ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوئی۔ ذرا زمین کی سیاحت کر کے تو دیکھ لو کہ حق کی تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔؟ (نحل : ۳۶)

قرآنی حقائق | آیات بالا سے حسب ذیل حقائق ثابت ہوتے ہیں :-

- ۱۔ جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا اولین مقصد عبادت ہے۔
- ۲۔ اللہ تعالیٰ جنوں اور انسانوں سے صرف اس کی عبادت کا مطالبہ کرتا ہے کسی قسم کے رزق کا طالب نہیں۔ جیسا کہ مشرکین کے دیوی دیوتا طلبگار ہیں (مشرکین اپنے دیوتاؤں پر مختلف قسم کے پڑاوسے پڑھاتے ہیں جن پر کافی روپیہ صرف ہوتا ہے)۔
- ۳۔ اللہ بالکل بے نیاز ہے، نہ تو وہ کچھ کھاتا پیتا ہے اور نہ ہی اس کو کسی قسم کی حاجت ہے۔

۴۔ سب کا رازق اور پالناہر صرف اللہ ہے۔

۵۔ حقیقی ان داتا اور پروردگار صرف وہی ہو سکتا ہے جو خود ہر چیز سے مستغنی ہو۔ ورنہ خود کوئی دفع نہیں ہو سکتی کیونکہ عاجز بندہ خود غرضی کو جسم دیتی ہے خواہ وہ کسی بھی درجے میں کیوں نہ ہو۔ بالفاظ دیگر عاجز بندہ خود پروردگار کی بجائے نہیں ہو سکتا۔

۶۔ اللہ کی عبادت کرنا دراصل اس کی رزق رسانی کا شکریہ ادا کرنا ہے نہ کہ اس پر کسی قسم کا احسان دھرنا۔

۷۔ دنیا کی تمام قوموں اور ملتوں میں اللہ کے رسول آئے ہیں۔

۸۔ تمام رسولوں کی دعوت اور اس کا لب لباب یہی تھا کہ سب لوگ محض اللہ ہی کی عبادت کریں اور طاعت یعنی غیر اللہ کی عبادت سے بچیں۔ (اللہ کی عبادت صحیح معنوں میں یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کے شکر یہ اور احسان شناسی کے طور پر جملہ معاملات زندگی میں اس کے حکموں کو بجالایا جائے)

۹۔ تمام انبیائے کرام اسی مقصد و حید کی تکمیل کی خاطر بھیجے گئے تھے۔ اس لحاظ سے تمام پیغمبروں کا دین ایک ہی تھا۔

۱۰۔ اللہ کی عبادت اور طاعت کی اطاعت یا غیر اللہ کی فرمانبرداری دو الگ الگ چیزیں ہیں اور ان دونوں میں کھلا ہوا تضاد ہے۔

۱۱۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص بیک وقت اللہ کا بھی بندہ رہے اور طاعت کا بھی۔

۱۲۔ طاعت ہر زمانے میں پایا گیا ہے خواہ اس کا مصداق کچھ ہی کیوں نہ رہا ہو۔

۱۳۔ تمام رسولوں نے اپنے اپنے دور میں طاعت کے خلاف علم سپاہ بلند کیا ہے۔

۱۴۔ جس نے اللہ کی اطاعت کی وہ راہ باب ہوا۔ اور جس نے طاعت کی پیروی کی وہ گمراہ اور زیاں کا رہنا۔

۱۵۔ ہندوگان طاعت کا انجام ہمیشہ بُرا اور عبرتناک ہوا ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔

جیسا کہ آیات بالا کے آخری فقرے سے ظاہر ہو رہا ہے جس میں صحیفہ تاریخ اور اقوام عالم کے آثار باقیہ کا مطالعہ و مشاہدہ کر کے عبرت و بصیرت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

طاعت کیا ہے | طاعت کا مادہ "طغی" اور طغیان ہے جس کے معنی سرکشی کرنے اور

مد سے بڑھ جانے کے ہیں۔ اس لحاظ سے طاعت اس کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مد سے تجاوز کر گیا ہو۔ یہ تو لغوی مفہوم ہوا اب رہا اس کا مصداق تو اس سلسلے میں مفسرین سے پانچ اقوال منقول ہیں :

۱۔ بعض کے نزدیک اس سے مراد شیطان ہے۔

۲۔ بعض کے نزدیک "کاہن" مراد ہے۔

۳۔ کسی کے نزدیک جادوگر ہے۔

۴۔ بت مراد ہیں۔

۵۔ سرکش جن انسان کو طاعت کہا گیا ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر)

مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلے میں جتنے بھی اقوال بیان کئے گئے ہیں وہ تعین

کے لئے نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر ہیں۔ "طاعت" اپنے عموم کے اعتبار سے ہر عصیت میں مد سے گزر جانے والے نیز ہر اس معبود کے لئے استعمال ہوتا ہے جسکی حق تعالیٰ کے سوائے پرستش کی جائے۔ اور اسی اعتبار سے ساحر، کاہن، سرکش جن اور خیر کے راستے سے روکنے والے کو طاعت سے موصوم کیا جاتا ہے۔ (مفردات راعب، بحوالہ لغات القرآن)

اسلام کا مطالبہ | ائمہ کرام کی مذکورہ بالا تشریح و تفسیر کی روشنی میں طاعت کے وسیع مفہوم میں موجودہ دور کے تمام "ازم" اور گمراہ کن فلسفے بھی شامل ہو جاتے ہیں جن کا آج دور دورہ ہے مثلاً کیونزم، سوشلزم، نیشنلزم، کپٹلزم، ڈاروینزم، ٹیڈی ازم اور سہی ازم وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھانت بھانت کے تمام ازم اور فلسفے خدا اور اس کے قانون سے کھلی ہوئی بغاوت اور گمراہی ہیں۔ لہذا طاعت کا اطلاق ان پر نہ ہوگا تو پھر کس پر ہو سکے گا؟ ان ہلک ازموں اور گمراہ فلسفوں سے نبرد آزمائی وقت کا سب سے بڑا جہاد ہے جو ایک پیغمبر انجیل ہے۔ ہر پیغمبر نے اپنے دور میں اپنے وقت کی گمراہیوں کے خلاف جہاد کیا ہے۔ آج یہ فریضہ دین متین کے تمام پیروں پر عائد ہوتا ہے کہ وہ حسب استطاعت ان گمراہیوں کے خلاف کمر بستہ ہو جائیں۔ اللہ کو اطاعت اور طاعت سے اعتبار دین حق کا خلاصہ اور اس کا جوہر ہے۔ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران صرف دین کے لوگ ہو سکیں گے جو طاعت کا جہاد اپنے کندھوں سے اتار چھینیں اور اطاعت الہی کا تلاوہ اپنے گلے میں ڈال لیں۔ یہ صحیفہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے جیسا کہ انبیاء کرام کی معجزانہ کامیابیاں اور لشکرین و معاندین کی عبرتناک شکست شاہد عدل ہے۔